الوداع (سرؔورصاحب)

اے نانا جان مسافر کا آخری ہے سلام
آپ کے شہر میں پھر لوٹ کر نہ آؤں گا

کلمہ گو اب تو یہاں رہنے نہیں دیتے مجھے
کربلا جا کے نیا شہر میں بساؤں گا

چراغ آپ کے روضے پہ جَلانے کے لیے
بیمار بیٹی کو روضے پہ چھوڑ جاؤں گا

وہ بیابان جہاں انبیاء بھی رُک نہ سکے
اُسے اپنے لہو سے چَمن بناؤں گا

سارے عالم میں رہے گی تا حشر تک جس کی ضیاء
وہ دیپ جنگل پُر خار میں جلاؤں گا

کیا جو روزِ اول آپ سے وعدہ میں نے
خدا نے چاہا تو ہر حال میں نبھاؤں گا

میں اپنی پاک شہادت کی چشم دید گواہ
بتولؑ زادیوں کو ساتھ لے کے جاؤں گا

زمانہ روئے گا سرؔور میری غریبی پَر
بہن کے سامنے سجد میں سر کٹاؤں گا